اسرار التنزیل جلد ۹

سُورۃ حٰمٓ السَّجدہ

مکّی سُورتوں میں سے ہے اس میں چھ رکوع اور چوّن آیات ہیں

رکوع نمبر ۱ آیات ۱ تا ۸ فمن اظلم ۲۴/۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○
حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنۡزِیۡلٌ مِّنَ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ﴿۲﴾
کِتٰبٌ فُصِّلَتۡ اٰیٰتُہٗ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوۡمٍ
یَّعۡلَمُوۡنَ ﴿۳﴾
بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا ۚ فَاَعۡرَضَ اَکۡثَرُہُمۡ
فَہُمۡ لَا یَسۡمَعُوۡنَ ﴿۴﴾
وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا فِیۡۤ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدۡعُوۡنَاۤ
اِلَیۡہِ وَ فِیۡۤ اٰذَانِنَا وَقۡرٌ وَّ مِنۡۢ بَیۡنِنَا
وَ بَیۡنِکَ حِجَابٌ فَاعۡمَلۡ اِنَّنَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۵﴾
قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوۡحٰۤی
اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـہُکُمۡ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ
فَاسۡتَقِیۡمُوۡۤا اِلَیۡہِ وَ اسۡتَغۡفِرُوۡہُ ؕ وَ وَیۡلٌ
لِّلۡمُشۡرِکِیۡنَ ﴿۶﴾
الَّذِیۡنَ لَا یُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ ہُمۡ بِالۡاٰخِرَۃِ
ہُمۡ کٰفِرُوۡنَ ﴿۷﴾
اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
ع ۱/۱۵ لَہُمۡ اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۸﴾

شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
حٰمٓ ﴿۱﴾ (یہ کتاب خدائے) رحمٰن و رحیم کی طرف سے اُتری ہے ﴿۲﴾
(ایسی) کتاب جس کی آیتیں واضح (المعانی) ہیں (یعنی)
قرآن عربی اُن لوگوں کے لئے جو سمجھ رکھتے ہیں ﴿۳﴾
جو بشارت بھی سُناتا ہے اور خوف بھی دلاتا ہے لیکن ان میں
سے اکثروں نے مُنہ پھیر لیا اور وہ سنتے ہی نہیں ﴿۴﴾
اور کہنے لگے کہ جس چیز کی طرف تم ہمیں بُلاتے ہو اس سے ہمارے دل
پردوں میں ہیں اور ہمارے کانوں میں بوجھ (یعنی بہرا پن) ہے
اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے تو تم (اپنا) کام کرو ہم (اپنا) کام کرتے ہیں ﴿۵﴾
کہہ دو کہ میں بھی آدمی ہوں جیسے تم (ہاں) مجھ پر یہ وحی آتی
ہے کہ تمہارا معبود خدائے واحد ہے تو سیدھے اُسی
کی طرف متوجہ رہو اور اُسی سے مغفرت مانگو۔ اور مشرکوں
پر افسوس ہے ﴿۶﴾
جو زکوٰۃ نہیں دیتے۔ اور آخرت کے بھی قائل
نہیں ﴿۷﴾
جو لوگ ایمان لائے اور عمل نیک کرتے رہے اُن کے لئے
(ایسا) ثواب ہے جو ختم ہی نہ ہو ﴿۸﴾

FUṢILAT ("THEY ARE EXPOUNDED")

Revealed at Makkah

In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

1. Hâ Mîm.

2. A revelation from the Beneficent, the Merciful.

3. A Scripture whereof the verses are expounded, a Lecture in Arabic for people who have knowledge.

4. Good tidings and a warning. But most of them turn away so that they hear not.

5. And they say: Our hearts are protected from that unto which thou (O Muhammad) callest us, and in our ears there is a deafness, and between us and thee there is a veil. Act, then. Lo! we also shall be acting.

6. Say (unto them O Muhammad): I am only a mortal like you. It is inspired in me that your God is One God, therefor take the straight path unto Him and seek forgiveness of Him. And woe unto the idolaters,

7. Who give not the poor-due, and who are disbelievers in the Hereafter.

8. Lo! as for those who believe and do good works, for them is a reward enduring.

اسرار و معارف

حٰمٓ سے شروع ہونے والی سات سورتیں ہیں جنہیں آلِ حٰمٓ یا حوامیم کہا جاتا ہے۔ الگ پہچان کے لیے ان کے ناموں کے ساتھ کچھ الفاظ شامل کر لیے جاتے ہیں جیسے حٰمٓ مومن یا حٰمٓ سجدہ یا حٰمٓ فُصِّلت یہ آخری دو نام اس سورۃ مبارکہ کے مشہور ہیں۔

کفار کو اپنے علوم پر ناز تھا اور اس کے مطابق اپنا عقیدہ، طرزِ حیات اور نظام ترتیب دے رکھا تھا جس طرح کہ پہلی اُمتوں میں بھی یہی کچھ پیش آیا جبکہ نبی علیہ السّلام ایک نیا اور منفرد عقیدہ پیش فرما رہے تھے جس کے مطابق نہ صرف نظریہ تبدیل کرنا پڑتا تھا بلکہ سارا نظامِ معاشرت سیاست اور عدالت تک از سرِ نو استوار کرنا پڑتے تھے لہٰذا وہ اپنے حال پر اَڑ گئے اگرچہ جب عذاب نازل ہوئے تو انہیں توبہ کا احساس ہُوا مگر وقت گزر چکا تھا۔ گذشتہ قوموں کے ساتھ اہلِ عرب اور اہلِ مکّہ کا موازنہ فرماتے ہُوئے ارشاد ہوتا ہے کہ تمہارا مرض بھی وہی ہے مگر اس کا علاج یہ نعمت ہے جو بہت بڑے مہربان کی مہربانی کا ثمر ہے اور بہت بڑے رحم کرنے والے کی رحمت کا خزانہ۔ حٰمٓ کے بعد ارشاد ہے کہ یہ کلام رحمٰن و رحیم کی طرف سے نازل کیا جاتا ہے کہ تمہارے انکار اور نافرمانی کے باوجود تم پر کرم فرما رہا ہے اور تمہارے لیے علم کا خزانہ یہ کتاب جس کی ہدایت شک و شُبہ سے بالاتر اور ہر بات کو الگ الگ بیان کرتی ہے نیز عربی زبان میں نازل کی گئی ہے کہ اس کے سب سے پہلے مخاطب چونکہ عرب ہیں اگرچہ نازل ساری انسانیت کے لیے ہوئی تو انہیں سمجھنے میں اور آسانی ہو اور دوسروں تک پہنچانے کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکیں مگر یہ اہلِ علم کو ہی مفید ہے۔

علم کی تعریف اور اہلِ علم

علم سے مراد جاننا ہے مگر جاننے کے مختلف درجے ہیں اگر جو بات جانی جائے وہ حق نہ ہو تو وہ حقیقی علم نہ ہو گا لہٰذا محض جاننا نہ ہو بلکہ جو کچھ جانا جائے وہ حق بھی ہو۔ نیز علم وہ ہے جو بندے کا حال بن جائے اور ایسا بندہ حقیقی عالم ہو گا ورنہ محض جاننا تو خبر کے درجہ میں ہے تو جس علم پر کفار کو ناز تھا وہ خبر تھی کہ دولت کیسے کمائی جائے حصولِ اقتدار کے لیے کس طرح کوشش کی جائے۔ یا اپنے مفادات کا تحفظ کیسے کیا جائے اور اصولاً یہ خبر ہی غلط تھی کہ حصولِ رزق میں دوسروں کا حق مارنے یا حصولِ اقتدار

کے ناجائز ذرائع اختیار کرتے تھے تو ان علوم کے ساتھ جن پر ان کو فخر تھا انہیں جاہل قرار دیا اور فرمایا اگرچہ قرآن تمہاری مادری یعنی عربی زبان میں ہے مگر فائدہ وہی حاصل کر سکیں گے جو اہلِ علم یعنی حقیقی علم رکھنے والے یا اس کے متلاشی ہوں گے۔ یہ کتاب محض راستے نہیں بتاتی یہ تو ایسی حقیقت بیان کرتی ہے کہ نتائج تک ارشاد فرما دیتی ہے۔ عمل کرنے والے کو کامیابی کی نوید سناتی ہے اور انکار کے انجامِ بد کی خبر دیتی ہے مگر کفار کی اکثریت اس سے روگردانی اختیار کیے ہوئے ہے گویا انہیں یہ بات سنائی ہی نہیں دے رہی بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور کانوں میں ڈاٹ لگے ہوتے ہیں بلکہ ہمارے اور آپ کے درمیان گویا بہت بڑا پردہ ہے کہ جس طرف آپ دعوت دیتے ہیں وہ الگ دنیا ہے اور جہاں ہم بستے ہیں یہ الگ۔ لہٰذا آپ اپنا کام کیجیے ہم اپنا کیے جا رہے ہیں۔

ارشاد ہوا ان سے کہیے کہ میں تمہاری طرح کا انسان ہوں کوئی فرشتہ نہیں کہ میری اور تمہاری ضرورتیں الگ الگ ہوں وہی سردی گرمی بھوک پیاس یا جان و مال کی ضروریات میری ہیں جو تمہاری ہیں بات یہ ہے کہ مجھے اللہ نے وحی سے یعنی اپنے کلام سے سرفراز فرمایا ہے اور تمہارے لیے پیغام دیا ہے کہ اپنی پسند سے اللہ کی کائنات میں جینا چھوڑ دو اپنی پسند کے نظام اور طریقے مسلط نہ کرو کہ یہ باطل ہیں اللہ کی عظمت یعنی اس کی توحید اور اس کی اُلوہیت کا اقرار کرو جس کی دلیل یہ ہے کہ عملاً راست بازی اختیار کرو اور بالکل سیدھے ہو جاؤ نیز آج تک جو کچھ کرتے رہے ہو یا آئندہ جو کوتاہی سرزد ہو اس کے لیے معافی طلب کرو مگر وائے ہے مشرکین پر یعنی کس قدر بدقسمت ہیں کہ وہ مال کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے یعنی مادی فوائد کو چھوڑ نہیں سکتے لہٰذا آخرت ہی کا انتظار کیے بیٹھے ہیں۔

کیا غیر مسلم فروعِ احکام کا مکلّف ہے؟ جیسے یہاں ارشاد ہے لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ

یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا غیر مسلم زکوٰۃ یا عبادات کا مکلّف ہے تو علماء کا ایک طبقہ اس کا قائل ہے مگر دوسرا طبقہ جس کی رائے میں ایمان قبول کرنے کے بعد احکام کا مکلّف ہو گا کیلئے یہ سوال ہے کہ پھر یہاں لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ کیوں فرمایا گیا تو ان کے نزدیک مراد کفر کا سبب بیان کرنا ہے کہ اسلامی

اسلامی معیشت اور کافرانہ نظام

معاشی نظام کی بنیاد دوسروں کے حقوق نہ مارنا اور دوسروں کی مدد کرنے پر استوار ہے مسلمان اپنی زندگی دوسروں کے لیے جیتا ہے اور دینی فکری علمی اور مالی اعتبار

سے ان کی مدد کرتا ہے ان سب میں مشکل مال کا ایثار ہے اگر اس کی محبت میں گرفتار ہو اور دوسروں سے چھیننے کا خواہشمند تو پہلی باتوں سے بھی انکار کر دیتا ہے یعنی مال کی محبت ان کے کفر پہ قائم رہنے کا سبب بن رہی ہے۔ یہی بات آج کے مُسلمان کو عملی اسلام سے دور لے جا رہی ہے کہ دعوٰئے اسلام کے ساتھ اپنے نظام کو اسلامی نہیں کرنا چاہتا کہ وہاں کچھ دینا پڑتا ہے اور غیر اسلامی نظام میں دوسروں کا حق چھینا جاتا ہے۔

اور یہ یقینی بات ہے کہ جن لوگوں نے اس کتاب کو مان لیا جنہیں ایمان نصیب ہو گیا اور انہوں نے اپنا طرزِ عمل اس کے مطابق درست کر لیا ان کو ایسے انعامات سے نوازا جائے گا جو کبھی منقطع نہ ہوں گے کہ جنت کی نعمتیں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہیں اور یہ بھی فرمایا گیا کہ باعمل مُسلمان اگر بیماری یا مجبوری کی وجہ سے عمل نہ بھی کر سکے تو بھی اس کے نامۂ اعمال میں ایسے ہی اعمال لکھے جاتے ہیں جیسے وہ معذوری سے پہلے کیا کرتا تھا۔

رکوع نمبر ۲ — آیات ۹ تا ۱۷ — فمن اظلم ۲۴/۱۶

قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ
الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ
اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۹

کہو کیا تم اُس سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دن
میں پیدا کیا۔ اور (بتوں کو) اس کا مدمقابل بناتے ہو۔ وہی تو
سارے جہان کا مالک ہے ۹

9. Say (O Muhammad, unto the idolaters): Disbelieve ye verily in Him Who created the earth in two Days,[2] and ascribe ye unto Him rivals? He (and none else) is the Lord of the Worlds.

وَجَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا وَ
بٰرَكَ فِیْهَا وَقَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِیْۤ اَرْبَعَةِ
اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ۱۰

اور اسی نے زمین میں اُس کے اُوپر پہاڑ بنائے اور زمین
میں برکت رکھی اور اس میں سامانِ معیشت مقرر کیا (سب)
چار دن میں۔ (اور تمام) طلبگاروں کے لئے یکساں ۱۰

10. He placed therein firm hills rising above it, and blessed it and measured therein its sustenance in four Days, alike for (all) who ask.

ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ
فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ
كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ۱۱

پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا اور وہ دُھواں تھا تو اُس نے
اُس سے اور زمین سے فرمایا کہ دونوں آؤ (خواہ) خوشی سے
خواہ ناخوشی سے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہم خوشی سے آتے ہیں ۱۱

11. Then turned He to the heaven when it was smoke, and said unto it and unto the earth: Come both of you, willingly or loth. They said: We come, obedient.

فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ
وَاَوْحٰى فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَیَّنَّا
السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖۗ وَحِفْظًا ؕ
ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۱۲

پھر دو دن میں سات آسمان بنائے اور ہر آسمان میں
اُس کے کام کا حکم بھیجا اور ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں
(یعنی ستاروں) سے مزیّن کیا اور (شیطانوں سے) محفوظ رکھا۔ یہ
زبردست (اور) خبردار کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے ہیں ۱۲

12. Then He ordained them seven heavens in two Days and inspired in each heaven its mandate; and We decked the nether heaven with lamps, and rendered it inviolable. That is the measuring of the Mighty, the Knower.

فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً
مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ؕ ۱۳

پھر اگر یہ مُنہ پھیر لیں تو کہہ دو کہ میں تم کو ایسی چنگھاڑ (کے عذاب)
سے آگاہ کرتا ہوں جیسے عاد اور ثمود پر چنگھاڑ (کا عذاب) آیا تھا ۱۳

13. But if they turn away, then say: I warn you of a thunderbolt like the thunderbolt (which fell of old upon the tribes) of 'Aad and Thamud;

إِذْ جَاءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ ۖ قَالُوا لَوْ شَاءَ رَبُّنَا لَأَنْزَلَ مَلَائِكَةً فَإِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ كَافِرُونَ ﴿١٤﴾

جب اُن کے پاس پیغمبر اُن کے آگے اور پیچھے سے آئے کہ خدا کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ کہنے لگے کہ اگر ہمارا پروردگار چاہتا تو فرشتے اتار دیتا سو جو تم دے کر بھیجے گئے ہو ہم اُس کو نہیں مانتے (۱۴)

14. When their messengers came unto them from before them and behind them, saying: Worship none but Allah, they said: If our Lord had willed, He surely would have sent down angels (unto us), so lo! we are disbelievers in that wherewith ye have been sent.

فَأَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ۖ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۖ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ﴿١٥﴾

جو عاد تھے وہ ناحق ملک میں غرور کرنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے؟ کیا اُنہوں نے نہیں دیکھا کہ خدا جس نے ان کو پیدا کیا وہ اُن سے قوت میں بہت بڑھ کر ہے۔ اور وہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے رہے (۱۵)

15. As for 'Aad, they were arrogant in the land without right, and they said: Who is mightier than us in power? Could they not see that Allah Who created them, He was mightier than them in power? And they denied Our revelations.

فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ نَحِسَاتٍ لِنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنْصَرُونَ ﴿١٦﴾

تو ہم نے بھی اُن پر نحوست کے دنوں میں زور کی ہوا چلائی تاکہ اُن کو دنیا کی زندگی میں ذلت کے عذاب کا مزہ چکھا دیں۔ اور آخرت کا عذاب تو بہت ہی ذلیل کرنے والا ہے اور (اُس روز) اُن کو مدد بھی نہ ملے گی (۱۶)

16. Therefore We let loose on them a raging wind in evil days, that We might make them taste the torment of disgrace in the life of the world. And verily the doom of the Hereafter will be more shameful, and they will not be helped.

وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ﴿١٧﴾

اور جو ثمود تھے اُن کو ہم نے سیدھا رستہ دکھا دیا تھا مگر اُنہوں نے ہدایت کے مقابلے میں اندھا رہنا پسند کیا تو اُن کے اعمال کی سزا میں کڑک نے اُن کو آ پکڑا۔ اور وہ ذلت کا عذاب تھا (۱۷)

17. And as for Thamud, We gave them guidance, but they preferred blindness to the guidance, so the bolt of the doom of humiliation overtook them because of what they used to earn.

وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿١٨﴾ ع

اور جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے رہے اُن کو ہم نے بچا لیا (۱۸)

18. And We delivered those who believed and used to keep their duty to Allah.

اسرار و معارف

ان سے کہیے کہ تم اس ذات کو ماننے سے انکار کر رہے ہو جس نے دو روز میں زمین کو پیدا فرمایا اور اس کے مقابل دوسروں کو لاتے ہو اور انہیں معبود مانتے ہو جو کچھ پیدا تو کیا کرتے اُلٹا خود مخلوق ہیں کہ یہی ذات سارے جہانوں کی پیدا کرنے والی بھی ہے اور پالنے والی بھی۔ یہ اس کی حکمت کہ اس نے دو روز میں زمین بنائی پھر اس میں بھاری پہاڑ اور بے شمار برکات بے حساب نعمتیں رکھیں اپنی ہر ہر مخلوق کے لیے اس میں غذائیں سمو دیں اور یہ سارا کام چار روز میں مکمل فرمایا کہ ساری مخلوق کی ہر ضرورت کو ہمیشہ پورا کرتی رہے گی۔ اور یہ معنی بھی ہے کہ یہودِ مدینہ نے آپ ﷺ سے زمین و آسمان کی تخلیق کے بارے جو سوال کیا ہے اس کا شافی جواب ہے۔ پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا جو ابتداً ایک دھواں سا تھا اور زمین و آسمان سے ان کے شعور ادراک کے مطابق سوال فرمایا کہ تمہارے اندر میرے فیصلے نافذ

ہوں گے جو تم نہیں روک سکو گے۔ ہاں یہ اختیار ہے کہ خوشی سے یہ صورت حال قبول کر و یا مجبوراً کرنا پڑے تو دونوں نے جواباً عرض کیا کہ ہمیں بصد خوشی قبول ہے۔ بعض حضرات نے یہاں مجازی معنیٰ مراد لیا ہے مگر حق یہ ہے کہ اللہ کی ساری مخلوق اس کی بارگاہ میں ہمکلام ہوتی ہے لہٰذا زمین و آسمان نے بھی اقرارِ اطاعت کیا چنانچہ اس نے فیصلہ فرمایا اور دو دنوں میں سات آسمان بنا دیئے اور ہر آسمان میں وہاں کے امور مکمل فرما دیئے اور اس قریبی آسمان کو چراغوں سے مزین کر دیا جو اس کی حفاظت کا کام بھی کرتے ہیں اور یہ سب تجویز کردہ ہے اس قادرِ مطلق کا جو سب پر غالب ہے اور ہر بات کا علم رکھتا ہے۔

زمین آسمان کی تخلیق میں ترتیب

یہودِ مدینہ جو اکثر سوال کیا کرتے تھے انہوں نے یہ بھی سوال کیا کہ ارض و سما کی تخلیق اور اس کی ترتیب بتایئے کہ کس طرح سے ہے۔ تو یہ آیات اس کا جواب دے رہی ہیں کہ پہلے زمین کا مادہ بنایا جس پر دو روز کا وقت منظور ہوا حالانکہ وہ قادر آنِ واحد میں کر سکتا ہے مگر یہ اس کی حکمت تھی۔ پھر آسمان کا مادہ بنا جو دھویں کی شکل میں تھا۔ پھر زمین کی موجودہ ہیئت پہاڑ و دریا اور ہر چیز مکمل فرمائی اور پھر آسمانوں کو مکمل فرمایا یوں چھ روز میں یہ سب عمل مکمل ہو گیا۔ اب اگر اس جواب کے بعد بھی وہ بات نہ سمجھنا چاہیں تو ان سے کہہ دیجیے کہ انکار پر مرتب ہونے والے سخت عذاب کی اطلاع میں نے تمہیں پہنچا دی جس طرح عاد و ثمود پر عذاب ٹوٹ پڑا تھا۔

عُتبہ بن ربیعہ کا واقعہ

ایک روز سردارانِ قریش میں سے عُتبہ بن ربیعہ بیت اللہ کے ایک طرف بیٹھا تھا جس کے ساتھ بہت سے لوگ تھے اور آپ ﷺ بیت اللہ کے ساتھ اکیلے تشریف رکھتے تھے تو اس نے کہا اگر تم لوگ اجازت دو تو میں ان سے بات کروں اور انہیں لالچ دوں کہ جب اسلام میں سیدنا عمرؓ اور حضرت حمزہؓ جیسے بہادروں کا آنا ہوا تو قریش نے پالیسی بدلی اور لالچ دینے لگے۔ انہوں نے کہا ابوالولید بہت اچھی بات ہے وہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا اے بھتیجے اگر سُننا پسند کرو تو بات کروں۔ آپ ﷺ نے اجازت دی تو کہنے لگا ہم بہت عزت دار لوگ ہیں اور آپ ہم میں عالی نسب ہیں ایک شاندار نظام چل رہا ہے مگر اب آپ کی دعوت سے سب ابتر ہو گیا عقیدہ غلط ٹھہرا طریقہ عدل بھی ظلم بن گیا اور باپ دادا تک کُفر کی زد میں آ گئے۔ اگر آپ اس طرح دولت جمع کرنا چاہتے ہیں تو ہم دولت جمع کر دیتے ہیں اگر اقتدار کی

طلب ہو تو ہم آپ کو بادشاہ قبول کرتے ہیں اور اگر آپ پر کوئی آسیب ہے تو کہیے ہم اس کا علاج کرا دیں غرض بہت طویل بات کی آپ ﷺ سنتے رہے۔ جب چپ ہوا تو فرمایا۔ اب سنو۔ آپ ﷺ نے حٰمٓ سے تلاوت شروع کی جب ان آیات پہ پہنچے مِثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ تو اس نے آپ ﷺ کے منہ مبارک پر ہاتھ رکھ دیا اور کہا بس بس اپنی قوم کو ایسی تباہی کی خبر نہ دو اور اٹھ کر چلا گیا۔ لوگوں نے پوچھا کیا ہوا تو کہنے لگا میں نے وہ کلام سنا جو نہ شاعری ہے نہ کہانت۔ اے قریش اگر ایمان نہیں لاتے تو ان کا راستہ نہ روکو۔ عربوں کو ان سے نبٹ لینے دو اگر انہیں شکست ہوئی تو تمہارا کام بن گیا اور اگر انہوں نے فتح کر لیا تو وہ حکومت تمہاری بھی ہوگی مگر وہ کہنے لگے تم پر بھی ان کا جادو چل گیا ہے۔

عاد و ثمود کی تباہی کا سبب یہ تھا کہ ان کے پاس پے بہ پے اللہ کے رسول آئے اور یہ پیغام پہنچاتے رہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔

عبادت

عبادت سے مراد مکمل اطاعت بھی ہے محض نماز و روزہ ہی نہیں بلکہ نظامِ حیات اور طرزِ عمل بھی شامل ہے اور یہی بات سب کو مشکل لگا کرتی تھی چنانچہ کہنے لگے کہ انسان تو کوئی ہم سے بہتر نہیں سوچ سکتا ہاں اگر اللہ کو منظور ہوتا اور اسے ہمارا طریقہ پسند نہ ہوتا جو انسانوں میں سب سے اعلیٰ ہے تو وہ فرشتے روانہ کرتا غالباً وہ کوئی بہتر معاشرت یا سیاست یا نظامِ عدل بیان کرتے ورنہ جو کچھ آپ کہتے ہو ہم اسے تو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور عاد تو ناحق اکڑے ہوئے تھے متکبرانہ انداز میں بولے بھلا ہم سے بھی کوئی طاقتور ہوگا جس کے عذاب سے ہمیں ڈراتے ہو اور یہ تک نہ سمجھے کہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے اور ایک طاقتور قوم بنایا ہے بھلا خود اس کی طاقت کس قدر عظیم ہوگی بلکہ عقلی اور علمی اعتبار سے جانتے تھے صرف ضد میں آ کر ماننے سے انکار کیے ہوئے تھے۔

لہٰذا ہم نے ان پر بڑے زوروں کی ہوا مسلط کر دی کہ اب ان کے برے دن آ چکے تھے۔

منحوس دن

کوئی بھی دن منحوس نہیں ہے۔ یہاں مراد ان کے زندگی کے وہ ایام ہیں جو ان کی بداعمالی کے باعث ان کے لیے منحوس ثابت ہوئے اور یہ عذاب انہیں دنیا میں سزا دے کر ذلیل و خوار کرنے کے لیے تھا کہ آخرت کا عذاب تو بہت ہی بڑی رسوائی کا سبب بھی ہوگا اور وہاں کوئی ان کی مدد بھی نہ کر سکے گا۔

ہم نے ثمود کو راستہ دکھایا مگر انہوں نے حق کے راستے پر چلنے کی بجائے اپنے اندھے پن اور ظالمانہ رویے پہ

اصرار کیا اور اسے پسند کرلیا۔ چنانچہ ان پر اس قدر تباہی اور ذلت آپڑی یہ سب ان کے کردار کا نتیجہ تھا۔

رکوع نمبر ۳ — آیات ۱۹ تا ۲۵ — فمن اظلم ۲۴/۱۷

وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَآءُ اللّٰهِ إِلَى النَّارِ فَهُمْ
يُوزَعُونَ ﴿۱۹﴾
حَتّٰىٓ إِذَا مَا جَآءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ
سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا
كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿۲۰﴾
وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُمْ عَلَيْنَا ۖ
قَالُوٓا أَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيٓ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ
وَهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۲۱﴾
وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ
سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ
ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿۲۲﴾
وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ
أَرْدٰىكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِينَ ﴿۲۳﴾
فَإِنْ يَّصْبِرُوا فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِنْ
يَّسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِينَ ﴿۲۴﴾
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَّا بَيْنَ
أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ
فِيٓ أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ
وَالْإِنْسِ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا خٰسِرِينَ ﴿۲۵﴾ ع ۱۷/۳

اور جس دن خدا کے دشمن دوزخ کی طرف چلائے جائیں گے تو ترتیب وار کر لئے جائیں گے (۱۹)
یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے تو ان کے کان اور آنکھیں اور چمڑے (یعنی دوسرے اعضاء) ان کے خلاف ان کے اعمال کی شہادت دیں گے (۲۰)
اور وہ اپنے چمڑوں (یعنی اعضاء) سے کہیں گے کہ تم نے ہمارے خلاف کیوں شہادت دی؟ وہ کہیں گے کہ جس خدا نے سب چیزوں کو نطق بخشا اسی نے ہم کو بھی گویائی دی اور اسی نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اسی کی طرف تم کو لوٹ کر جانا ہے (۲۱)
اور تم اس (بات کے خوف) سے تو پردہ نہیں کرتے تھے کہ تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور چمڑے تمہارے خلاف شہادت دیں گے بلکہ تم یہ خیال کرتے تھے کہ خدا کو تمہارے بہت سے عملوں کی خبر ہی نہیں (۲۲)
اور اسی خیال نے جو تم اپنے پروردگار کے بارے میں رکھتے تھے تم کو ہلاک کر دیا اور تم خسارہ پانے والوں میں ہو گئے (۲۳)
اب اگر یہ صبر کریں گے تو ان کا ٹھکانا دوزخ ہی ہے اور اگر توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی (۲۴)
اور ہم نے (شیطانوں کو) ان کا ہمنشین مقرر کر دیا تھا تو انہوں نے ان کے اگلے اور پچھلے اعمال ان کو عمدہ کر دکھائے تھے اور جنات اور انسانوں کی جماعتیں جو ان سے پہلے گزر چکیں ان پر بھی خدا کے عذاب کا وعدہ پورا ہو گیا۔ بیشک یہ نقصان اٹھانے والے ہیں (۲۵)

19. And (make mention of) the day when the enemies of Allah are gathered unto the Fire; they are driven on.

20. Till, when they reach it, their ears and their eyes and their skins testify against them as to what they used to do.

21. And they say unto their skins: Why testify ye against us? They say: Allah hath given us speech Who giveth speech to all things, and Who created you at the first, and unto Whom ye are returned.

22. Ye did not hide yourselves lest your ears and your eyes and your skins should testify against you, but ye deemed that Allah knew not much of what ye did.

23. That, your thought which ye did think about your Lord, hath ruined you; and ye find yourselves (this day) among the lost.

24. And though they are resigned, yet the Fire is still their home; and if they ask for favour, yet they are not of those unto whom favour can be shown.

25. And We assigned them comrades (in the world), who made their present and their past fair-seeming unto them. And the Word concerning nations of the jinn and humankind who passed away before them hath effect for them. Verily they are the losers.

اسرار و معارف

اور باوجود اس قدر تباہی و بربادی کے ہم نے ان لوگوں کو محفوظ رکھا جو ایمان لائے تھے اور جنہوں نے تقویٰ

اختیار کیا تھا یعنی خلوصِ دل سے اطاعت کی راہ اپنائی۔ یہ تو دُنیا کا معاملہ تھا۔ بات تو اس روز ہو گی جب دشمنانِ خدا جہنم میں جھونکنے کے لیے اکٹھا کر کے میدانِ حشر میں لائے جائیں گے جہاں یہ اپنے کردار کے بعض گھناؤنے پہلوؤں

اعضاء کی گواہی

سے انکار کریں گے کہ ہم نے ایسا تو نہ کیا تھا تو قدرت باری سے ان کے بدن کے اعضاء بول اُٹھیں گے اور جو کچھ فرشتوں نے اعمال نامے میں لکھ رکھا ہو گا اس کی تصدیق کرینگے۔

یہ قدرتِ الٰہی ہے کہ اعضاء کی بات خود کافر تک سُن رہا ہو گا اور اس سے سوال وجواب کرے گا۔ یہ کمال کافر کے لیے میدانِ حشر میں مفید تو نہ ہو گا مگر اس بات پہ دلیل ہے کہ نورِ ایمان مومنِ کامل کا دنیا میں یہ کمال حاصل کر سکتا ہے اور جمادات و نباتات یا اعضاءِ بدن سے بات کرنا ممکن ہے۔ گواہی دینے والوں میں نہ صرف ہاتھ پاؤں بلکہ کان، آنکھیں اور بدن کی کھال تک شامل ہوں گے اور سب حال کھول کر بیان کر دیں گے۔ تب کافر ان سے کہیں گے کہ تم ہمارے خلاف گواہی کس لیے دے رہے ہو حالانکہ یہ سب تمہاری ہی خاطر تو کیا گیا تھا اور پھر سزا سے تم کون سے بچ جاؤ گے تو ان کے اعضاء انہیں جواب دیں گے ہمیں اس قادرِ مطلق نے گواہی دینے کے لیے قوتِ گویائی بخشی ہے جس نے ہر بات کرنے والے کو بات کرنے کی طاقت عطا کی لہٰذا کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم گواہی نہ دیں اور خود تمہیں بھی تو پہلی زندگی اسی نے دی تھی اور اب بھی زندہ کر کے اسی کی بارگاہ میں لائے گئے ہو۔ دُنیا میں تمہیں عظمتِ الٰہی کا احساس نہ تھا اور اپنے کفر کے باعث تم جانتے تھے کہ اللہ کو بھلا ہمارے کاموں کی خبر ہو سکے گی مگر اپنے اعضاء و جوارح اور کان آنکھ کھال وغیرہ سے خود کو چھپانا تو تمہارے بس میں نہ تھا۔ اور حضورِ الٰہی سے بے شعوری اور اپنے پروردگار کے بارے جو ہر آن تمہاری ہر ضرورت پُوری کر رہا ہے۔ یہ گمان کہ اللہ ہمارے پاس موجود نہیں تمہاری تباہی کا باعث بن گیا

حضورِ حق کا شعور ہی تصوّف ہے

اور آج تم اس عظیم خسارے میں پڑے ہوئے ہو۔ ایمان کے بعد ذکر اور توجہ شیخ سے دل کو روشن کر کے یہ احساس و شعور حاصل کرنا کہ میرا رب ہر حال میں میرے ساتھ ہے تاکہ اعمال میں راستی پیدا ہو یہی تصوّف ہے۔

اب دارِ آخرت میں اور میدانِ حشر میں پہنچ کر اس سب حال پہ صبر بھی کریں تو بھی کوئی فائدہ نہ ہو گا بلکہ جہنم ہی ان کا ٹھکانہ ہو گا اور اگر عذر معذرت کریں گے تو بھی کچھ حاصل نہ ہو گا کہ دارِ آخرت دارِ جزا ہے عمل کی جگہ نہیں کہ کسی عمل پہ اجر مرتب ہو اور یہ تو دنیا میں بھی اس قدر بدکار تھے کہ ان کے گناہوں کے نتیجے میں ہم نے ان پر شیاطین

شیاطین کا تسلط

جن اور انسان مسلّط کر دیئے اور وہ شیاطین انہیں ان کے گمان ان کی برائیاں بھی بھلی کر کے دکھاتے بننے اور ان کے نتائج بھی خوبصورت کر کے دکھاتے بننے اور اللہ کا یہ فیصلہ کہ برائی کرنے والوں کو ایسی سزا دی جائے گی ان پر بھی لاگو ہو گیا جیسے ان سے پہلے گزرنے والے انسانوں اور جنوں کے حق میں ہوا اور یہ حقیقی خسارے میں رہے یہاں واضح ہو گیا کہ برائی کے نتیجے میں جس طرح انسانوں کو گمراہ کرنے والے

جنوں پر بھی شیاطین مسلّط ہوتے ہیں

انسان اور جن مسلّط کیے جاتے ہیں اسی طرح جنوں کو بھی برائی کے نتیجے میں شیطان اور بدکار جن دوستوں کی صورت نصیب ہوتے ہیں جو ان کی تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۲۶ تا ۳۲ فمن اظلم ۲۴/۱۸

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا
الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ (۲۶)
فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا
وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۲۷)
ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ
فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا
بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ (۲۸)
وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ
اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا
تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ (۲۹)
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا
تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا
تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (۳۰)
نَحْنُ اَوْلِيٰۗؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي
الْاٰخِرَةِ ۚ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ
وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ (۳۱)
نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ (۳۲) ع

اور کافر کہنے لگے کہ اس قرآن کو سنا ہی نہ کرو اور (جب پڑھنے لگیں تو) شور مچا دیا کرو تاکہ تم غالب رہو (۲۶)

سو ہم بھی کافروں کو سخت عذاب کے مزے چکھائیں گے اور اُن کے بُرے عملوں کی جو وہ کرتے تھے سزا دیں گے (۲۷)

یہ خدا کے دشمنوں کا بدلہ ہے (یعنی) دوزخ۔ اُن کیلئے اسی میں ہمیشہ کا گھر ہے۔ یہ اس کی سزا ہے کہ ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے (۲۸)

اور کافر کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار جنوں اور انسانوں میں سے جن لوگوں نے ہم کو گمراہ کیا تھا اُنکو ہمیں دکھا کہ ہم اُن کو اپنے پاؤں کے تلے (روند) ڈالیں تاکہ وہ نہایت ذلیل ہوں (۲۹)

جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار خدا ہے پھر وہ (اس پر) قائم رہے۔ اُن پر فرشتے اُتریں گے (اور کہیں گے) کہ نہ خوف کرو اور نہ غمناک ہو اور بہشت کی جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے خوشی مناؤ (۳۰)

ہم دنیا کی زندگی میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی (تمہارے رفیق ہیں) اور وہاں جس (نعمت) کو تمہارا جی چاہے گا تم کو ملے گی اور جو چیز طلب کرو گے تمہارے لئے موجود ہو گی (۳۱)

(یہ) بخشنے والے مہربان کی طرف سے مہمانی ہے (۳۲)

26. Those who disbelieve say: Heed not this Qur'an, and drown the hearing of it; haply ye may conquer!

27. But verily We shall cause those who disbelieve to taste an awful doom, and verily We shall requite them the worst of what they used to do.

28. That is the reward of Allah's enemies: the Fire— Therein is their immortal home, payment forasmuch as they denied Our revelations.

29. And those who disbelieve will say: Our Lord! Show us those who beguiled us of the jinn and humankind. We will place them underneath our feet that they may be among the nethermost.

30. Lo! those who say: Our Lord is Allah, and afterward are upright, the angels descend upon them, saying: Fear not nor grieve, but hear good tidings of the Paradise which ye are promised.

31. We are your protecting friends in the life of the world and in the Hereafter. There ye will have (all) that your souls desire, and there ye will have (all) for which ye pray.

32. A gift of welcome from the Forgiving, the Merciful.

اسرار و معارف

اور آج بھی جب کفار دلائل میں لاجواب ہو گئے تو کہنے ہیں جب رسول اللہ ﷺ قرآن پڑھیں تو شور و غل کیا کرو تاکہ کوئی سُن ہی نہ سکے اور قرآن کی برکات سے محروم رہے یوں تمہارا مقصد پورا ہو۔

تلاوتِ قرآن خاموشی سے سننا واجب ہے اور خاموش نہ رہنا کفار کی عادت اور مروجہ شبینہ

معارف القرآن میں مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قرآن کا سُننا واجب ہے اور آج کل ریڈیو پہ تلاوت ہوتی ہے ہوٹلوں والے اپنے کام اور شور و غل میں لگے رہتے ہیں جو کفار کی عادت ہے۔ چاہیے ریڈیو بند رکھیں یا تھوڑی دیر کے لیے کھولیں اور آرام سے سُنیں اور دوسروں کو بھی سُننے کا موقع دیں۔ اس تناظر میں آج کل کے مروجہ شبینہ پہ نظر کی جائے کہ چند حفاظ کو جمع کر کے ساری رات لاؤڈ سپیکر پر تلاوت کرائی جاتی ہے تو اس کا جواز تو کیا ہو لوگوں کو ایسی حالت میں مبتلا کرنے کا موجب ہے جو ان کے بس میں نہیں لہٰذا ثواب تو کجا قرآنِ کریم کی بے ادبی کا گناہ اہتمام کرنے والے اور پڑھنے والوں سب کے لیے وبال بنے گا ہاں اگر لاؤڈ سپیکر ہٹا دیا جائے سکون سے پڑھیں سننے والے آرام سے سنیں تو عام آدمی کو یا مسجد اور گھر سے باہر آواز نہ جائے تو بہت مناسب ہے۔

اور ہم کافروں کو ان کی ایسی حرکتوں پر بہت سخت سزا دیں گے اور انہیں عذاب شدید بھگتنا ہوگا اور انہیں ہر ہر بُرائی کا بدلہ ضرور ملے گا دنیا میں بھی تباہی کا سامنا کریں گے اور آخرت میں یہ دشمنانِ الٰہی دوزخ کی آگ میں رہیں گے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔ یہی ان کے انکار کی سزا ہے بلکہ دوزخ میں تو انہیں بُرے دوستوں سے نفرت بھڑک اُٹھے گی اور دعا کریں گے کہ اے اللہ ہمیں وہ انسان اور جن و شیاطین دکھا دے جو ہمارے یہاں پہنچنے کا باعث بنے کہ ہم انہیں پکڑ کر پاؤں کے نیچے دبائیں کہ وہ ہم سے زیادہ مصیبت پائیں۔ یاد رکھو کامیاب لوگ وہ ہیں جنہوں

ربوبیت باری عزّ اسمہٗ

نے اللہ کی ربوبیت کا اقرار کیا یعنی اللہ کو صرف اِلٰہ ہی نہیں مانا اپنی ساری ضرورتوں کا کفیل بھی مانا اور پھر کسی بھی لالچ یا رعب میں آکر کسی دوسرے سے کوئی امید وابستہ نہ کی بلکہ ہمیشہ اللہ کی اطاعت پہ جمے رہے ثُمَّ اسْتَقَامُوا۔ استقامت یہ ہے اپنے اس عقیدے کو

استقامت

کہ اللہ ہی میرا رب بھی ہے اپنے عمل سے ثابت کرنے والا ہو۔ سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق امر کی اطاعت نہی سے اجتناب کرے اور لومڑی کی طرح گناہ کرنے کے بہانے نہ تراشے۔ تو ایسے لوگوں پہ فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ حیاتِ زندگی میں قوتِ عمل یا صبر وغیرہ کی توفیق ان کے سبب ارزاں ہوتی ہے۔ عند الموت قبر سے اُٹھنے کے وقت اور جنت میں بھی۔ موت کے وقت بھی کہتے ہیں کہ ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ تم تو خوش ہو جاؤ کہ دارِ دُنیا سے جو مصیبتوں کا گھر ہے دارِ جنت کو جا رہے ہو جہاں راحت ہی راحت ہے اور جس کا اللہ نے تمہارے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ ہم تو دنیا میں ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہوں گے اور جنت میں تو اللہ کی نعمتیں تمہاری منتظر ہیں کہ جو مانگو حاضر کیا جائے یا جس کا خیال تمہارے دل میں گزرے وہ نعمت فوراً حاصل ہو جائے کہ آخر کو اللہ کی میزبانی ہے جو بہت معاف کرنیوالا اور رحم کرنے والا ہے۔

رکوع نمبر ۵ آیات ۳۳ تا ۴۴ فمن اظلم ۲۴/۱۹

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۳﴾	اور اُس شخص سے بات کا اچھا کون ہو سکتا ہے جو خدا کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں مسلمان ہوں ﴿۳۳﴾	33. And who is better in speech than him who prayeth unto his Lord and doth right, and saith: Lo! I am of those who surrender[5] (unto Him).
وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۗ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ ﴿۳۴﴾	اور بھلائی اور بُرائی برابر نہیں ہو سکتی۔ تو (سخت کلامی کا) ایسے طریق سے جواب دو جو بہت اچھا ہو (ایسا کرنے سے تم دیکھو گے) کہ جس میں اور تم میں دشمنی تھی وہ تمہارا گرم جوش دوست ہے ﴿۳۴﴾	34. The good deed and the evil deed are not alike. Repel the evil deed with one which is better, then lo! he, between whom and thee there was enmity (will become) as though he was a bosom friend.
وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا ۚ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿۳۵﴾	اور یہ بات اُن ہی لوگوں کو حاصل ہوتی ہے جو برداشت کرنیوالے ہیں۔ اور اُن ہی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑے صاحبِ نصیب ہیں ﴿۳۵﴾	35. But none is granted it save those who are steadfast, and none is granted it save the owner of great happiness.[6]
وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۳۶﴾	اور اگر تمہیں شیطان کی جانب سے کوئی وسوسہ پیدا ہو تو خدا کی پناہ مانگ لیا کرو۔ بیشک وہ سنتا جانتا ہے ﴿۳۶﴾	36. And if a whisper from the devil reach thee (O Muhammad) then seek refuge in Allah. Lo! He is the Hearer, the Knower.
وَمِنْ اٰيٰتِهِ الَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۭ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾	اور رات اور دن اور سورج اور چاند اُس کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تم لوگ نہ تو سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو۔ بلکہ خدا ہی کو سجدہ کرو جس نے اُن چیزوں کو پیدا کیا ہے اگر تم کو اُسکی عبادت منظور ہے ﴿۳۷﴾	37. And of His portents are the night and the day and the sun and the moon. Adore not the sun nor the moon; but adore Allah Who created them, if it is in truth Him Whom ye worship.

فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ
يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا
يَسْئَمُوْنَ ۩ (۳۸)

اگر یہ لوگ سرکشی کریں تو خدا کو بھی ان کی پروا نہیں (جو فرشتے)
تمہارے پروردگار کے پاس ہیں وہ رات دن اس کی تسبیح
کرتے رہتے ہیں اور (کبھی) تھکتے ہی نہیں (۳۸)

38. But if they are too proud—still those who are with thy Lord glorify Him night and day, and tire not.

وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ
اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳۹)

اور (اے بندے یہ) اُسی (کی قدرت) کے نمونے ہیں کہ تو زمین کو دبی
ہوئی (یعنی خشک) دیکھتا ہے جب ہم اُس پر پانی برسا دیتے
ہیں تو شاداب ہو جاتی اور پھولنے لگتی ہے تو جس نے زمین کو
زندہ کیا وہی مُردوں کو زندہ کرنے والا ہے بیشک وہ ہر چیز پر قادر ہے (۳۹)

39. And of His portents (is this): that thou seest the earth lowly, but when We send down water thereon it thrilleth and groweth. Lo! He Who quickeneth it is verily the Quickener of the dead. Lo! He is Able to do all things.

اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا
يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ
خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ
اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
بَصِيْرٌ (۴۰)

جو لوگ ہماری آیتوں میں کجراہی کرتے ہیں وہ ہم سے
پوشیدہ نہیں ہیں۔ بھلا جو شخص دوزخ میں ڈالا جائے
وہ بہتر ہے یا وہ جو قیامت کے دن امن و امان سے
آئے؟ (تو خیر) جو چاہو سو کر لو۔ جو کچھ تم کرتے ہو وہ اس
کو دیکھ رہا ہے (۴۰)

40. Lo! those who distort Our revelations are not hidden from Us. Is he who is hurled into the Fire better, or he who cometh secure on the Day of Resurrection? Do what ye will. Lo! He is Seer of what ye do.

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ
وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۙ (۴۱)

جن لوگوں نے نصیحت کو نہ مانا جب وہ اُن کے پاس
آئی۔ اور یہ تو ایک عالی رُتبہ کتاب ہے (۴۱)

41. Lo! those who disbelieve in the Reminder when it cometh unto them (are guilty), for lo! it is an unassailable Scripture:

لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا
مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ (۴۲)

اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہو سکتا ہے نہ پیچھے
سے (اور) دانا (اور) خوبیوں والے (خدا) کی اُتاری ہوئی ہے (۴۲)

42. Falsehood cannot come at it from before it or behind it. (It is) a revelation from the Wise, the Owner of Praise.

مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ
مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ
وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ (۴۳)

تم سے وہی باتیں کہی جاتی ہیں جو تم سے پہلے اور پیغمبروں
سے کہی گئی تھیں۔ بیشک تمہارا پروردگار بخش دینے والا
بھی ہے اور عذاب الیم دینے والا بھی ہے (۴۳)

43. Naught is said unto thee (Muhammad) save what was said unto the messengers before thee. Lo! thy Lord is owner of forgiveness, and owner (also) of dire punishment.

وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ؕ
قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ؕ
وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ
وَّهُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ
مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ (۴۴)

اور اگر ہم اس قرآن کو غیر زبان عرب میں (نازل) کرتے تو
یہ لوگ کہتے کہ اس کی آیتیں (ہماری زبان میں) کیوں کھول کر
بیان نہیں کی گئیں۔ کیا (خوب کہ قرآن تو) عجمی اور (مخاطب) عربی کہہ دو کہ جو
ایمان لاتے ہیں انکے لئے (یہ) ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے انکے
کانوں میں گرانی (یعنی بہرا پن) ہے اور یہ انکے حق میں (موجب) نابینائی ہے۔
گرانی کے سبب انکو گویا دور جگہ سے آواز دی جاتی ہے (۴۴)

44. And if We had appointed it a Lecture[7] in a foreign tongue they would assuredly have said: If only its verses were expounded (so that we might understand)? What! A foreign tongue and an Arab?—Say unto them (O Muhammad): For those who believe it is a guidance and a healing; and as for those who disbelieve, there is a deafness in their ears, and it is blindness for them. Such are called to from afar.

اسرار و معارف

سب سے اعلیٰ بات یہ ہے کہ اللہ کی طرف اللہ کے بندوں کو دعوت دی جائے زبانی، عملی یا تحریری کسی بھی

صورت میں نہ صرف خود ایمان قبول کر کے بیٹھ رہنا بلکہ اصل کام یہ ہے کہ دعوتِ ایمان کو عام کرے حتّٰی کہ اگر کوئی محض اللہ کے لیے اذان بھی دے دولت کا طمع نہ ہو تو وہ بھی اس میں شامل ہے اور ہر مبلغ جو خلوص سے تبلیغ کرے اس سے دولت کا حصول یا اقتدار مقصود نہ ہو تو یہ سب سے اعلیٰ بات ہے جو دارِ دنیا میں کی جا سکتی ہے نیز تبلیغ دین عمل سے آزادی نہیں دیتی بلکہ تبلیغ کے ساتھ خود اس کا کردار بھی صالح ہو اور اس بات پر فخر ہو اللہ کا شکر ادا کرتا ہو کہ

اپنے مسلمان ہونے پہ فخر ہو

میں مُسلمان ہُوں نہ یہ کہ آج کل مسلمانوں کی طرح کفار سے دب کر معذرت خواہانہ انداز میں کہے کہ جی میں ہُوں تو مسلمان ہی۔

بُرائی اور بھلائی اپنے نتائج میں کبھی ایک نہیں ہو سکتیں لہٰذا بُرائی کو بھی نیکی اور بھلائی کر کے ٹال دیا کریں اور برائی کا جواب بُرائی سے دینا تو بہر حال عداوت کو بڑھاتا ہے مگر نیکی کی جائے تو اکثر دشمن کو بھی دوست بنا دیتی ہے۔ عمومی زندگی میں مسلمان کے لیے یہ حسنِ عمل اس کی کامیابی کا راستہ ہے۔ جیسے کسی نے سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو بُرا بھلا کہا تو آپ نے فرمایا اگر میں ایسا ہُوں تو توبہ کرتا ہوں اللہ مجھے معاف کرے اور اگر تو غلط کہہ رہا ہے تو دعا ہے اللہ تجھے معاف فرمائے۔ یہ نعمت ان لوگوں کو عطا ہوتی ہے جو صبر اختیار کرتے ہیں اور جلد باز نہیں ہوتے اور ایسے لوگ بہت ہی خوش نصیب ہوتے ہیں۔ اور اگر ایسی حالت میں کوئی شیطانی شرارت محسوس ہو یعنی غصہ وغیرہ آنے لگے تو فوراً اللہ کی پناہ حاصل کی جائے اللہ کو یاد کیا جائے کہ وہ ہر حال میں سننے والا بھی ہے اور ہر حال سے واقف بھی۔ یاد رہے کہ یہ قاعدہ

عمومی سُلوک

عمومی زندگی کے لیے ہے اس کا یہ معنیٰ نہیں کہ احکام شرعی پامال ہوتے رہیں اور اہلِ باطل کو چھوٹ دے کر مسلمان حُسنِ سلوک کا بہانہ کرتے رہیں جیسا آج کل اپنے مفاد پہ چوٹ آئے تو فوراً چیخ اُٹھتے ہیں اور دین بے شک برباد ہوتا رہے وہاں حُسنِ سلوک یاد آجاتا ہے۔

یہ شب و روز کا نظام اس کی باقاعدگی اور اس کے اثرات و نتائج اشیا پر اور انسانی زندگی پر یہ سب اللہ کی عظمت کے دلائل ہیں کہیں اپنی جہالت سے انہی کی عظمت کے اسیر نہ ہو جانا کہ چاند سورج وغیرہ کو سجدہ کرنے لگو بلکہ سجدہ صرف اس ذات کا حق ہے جو سب کی خالق ہے۔

غیر اللہ کا سجدہ

سجدۂ عبادت شرک ہے اور ہمیشہ حرام رہا ہے۔ پہلی شریعتوں میں تعظیم کے لیے سجدہ جائز تھا جو شریعتِ محمدی میں حرام ہوا۔ اگر کوئی عبادت کی نیّت سے سجدہ کرے گا کافر ہوگا اور تعظیم کے لیے کریگا

تو فعل حرام کا مُرتکب ہوگا نیز دہریوں کی طرح سورج چاند اور شب و روز یا موسموں کے اثرات ہی مستقل سبب مان لینا بھی ایک طرح سے انہیں سجدۂ عبادت کرنا ہی ہے۔ فرمایا اس سب سے بچو اور اس ذات کو سجدہ کرو جو ان سب کو یہ کمال عطا کرتی ہے ان کی خالق ہے یہی اس کی عبادت کا راستہ ہے یعنی ان تمام سائنسی تحقیقات کا حاصل عظمتِ الٰہی کا شعور و ادراک ہو۔ اور اگر کوئی اپنی جہالت سے اللہ کو سجدہ کرنا اپنی کسرِ شان سمجھے یا اس کی اطاعت میں اپنی سُبکی خیال کرتا ہو تو اللہ کی بارگاہ میں تو سجدہ کرنے والے بے شمار فرشتے بھی ہیں جو شب و روز اس کی تسبیح کرتے ہیں اور کبھی تھکتے تک نہیں۔ اسے سجدوں کی کمی نہیں یہ انسان کی ضرورت ہے کہ عبادت کرے اور دیکھ کہ زمین کس طرح مُردہ ہو جاتی ہے اور دبی پڑی ہوتی ہے مگر اللہ اس پہ بارش برساتا ہے تو پھولنے لگتی ہے اور بے شمار نباتات اور چارہ سبزہ جس کا نشان تک مِٹ چُکا ہوتا پھر تر و تازہ ہو کر نکل آتا ہے یقیناً جو اللہ اس سب کو تمہاری نظروں کے سامنے زندگی عطا کرتا ہے وہی مُردوں کو میدانِ حشر میں زندہ کر دے گا کہ بے شک وہ ہر شے پہ قادر ہے اور جو لوگ یہ طریقہ اپناتے ہیں کہ بظاہر تو قرآن کو مان لیں مگر اس کے معانی میں ایسی تاویل کریں جو مفہوم ہی بدل دے اور یوں الحاد سے اپنی خواہشات کی تکمیل چاہتے ہوں وہ اللہ سے چھُپے ہوئے نہیں۔

الحاد و مُلحد

الحاد سے مُراد علماءِ حق کے نزدیک یہ ہے کہ کھُلا کفر تو نہ کرے اور قرآن کو حق ماننے کا دعویدار ہو مگر معانی اور مفاہیم ایسے گھڑ دے جو احکامِ شرعی اور قرآن کی منشا کے یا ضروریاتِ دین کے خلاف ہوں تو وہ مُلحد ہوگا اور اس کا یہ فعل الحاد ہوگا۔ یہ رویہ روافض نے اپنایا یا پھر خوارج کا یہی انداز رہا اور قادیانی نے یہی راہ اختیار کی غرض خرقِ باطلہ الحاد کے مُرتکب ہُوئے مگر آج کل کی مصیبت یہ ہے کہ تعلیمِ نو سے آراستہ مغرب زدہ لوگ ان حقائق میں رائے زنی کرتے ہیں جو مسلمانوں میں مشہور و معروف ہیں جیسے پانچ نمازیں یا روزہ اور زکوٰۃ و حج کی فرضیت وغیرہ اور یوں الحاد میں پڑ کر تباہی کی طرف جا رہے ہیں جیسے جُوئے اور سُود کے لیے تاویلیں گھڑی جاتی ہیں یہ سب الحاد ہے۔ اور یہ الحاد دوزخ میں لے جانے کا سبب ہے تو کیا وہ بدنصیب جو دوزخ میں ڈالے جائیں گے بہتر ہیں یا وہ خوش نصیب جنہیں یومِ حشر دوزخ سے امن نصیب ہو گا ان کی رائے بہتر ہے بہر حال بندے کو اختیار دیا گیا جو راستہ وہ پسند کرے اپنائے اللہ کریم انسانوں کے سب اعمال خود دیکھ رہے ہیں اس ذات سے کچھ چھُپا ہُوا نہیں۔ کیسے بدنصیب لوگ ہیں جو قرآن کو ماننے سے انکار کرتے ہیں حالانکہ یہ بہت ہی معزز اور نادر کتاب ہے اس کی خصوصیت

ہے کہ کوئی کسی طرح سے اس میں باطل کو داخل نہیں کرسکتا نہ مخالفت کرکے اس کے الفاظ و معانی بدل سکتا ہے جیسے سامنے سے آکر بدلنا کہا گیا ہے اور نہ خفیہ طریقے سے منافقت کرکے ایسا کرسکتا ہے اور ہمیشہ ذلیل و خوار ہوتا ہے اور اس کا رد ہو جاتا ہے۔ چودہ صدیاں گواہ ہیں کہ واقعی اس کتاب کو ہر طرح سے اللہ کی حفاظت حاصل ہے یہ اس ذات کی طرف سے نازل کی گئی ہے جو ہر طرح سے ذات و صفات میں حکیم بھی ہے اور محمود بھی۔ آپ پر بھی ایسے ہی الزامات لگائے جاتے ہیں اور وہی اعتراضات دہرائے جاتے ہیں جو آپ سے پہلے انبیاء و رسل پر کیے گئے۔ اور جن کے جوابات دلائل سے بارہا دیئے جا چکے ہیں کہ اللہ کریم بہت بڑے بخشنے والے ہیں لہذا لوگوں کی بخشش کا سبب ان جوابات و دلائل کو بنا رہے ہیں لیکن یاد رہے کفر پہ اڑنے والوں کے لیے اس کی سزائیں بھی بہت دردناک ہیں۔ اگر قرآن ایسی زبان میں ہوتا جسے یہ لوگ جو اس کے پہلے مخاطب ہیں اور پہ خیال کرتے تو ضرور کہتے کہ عجیب بات ہے خطاب عربوں سے ہے اور زبان غیر عربی ہے کہ معترض ہر حال اعتراض گھڑ ہی لیتا ہے آپ کہہ دیجیے کہ یہ قبول کرنے والوں کیلئے ہدایت نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے پوری زندگی کا خوبصورت نصاب عطا کرتا ہے ایسا نظام عطا کرتا ہے جو ہر دکھ سے بچاتا ہے ہر پریشانی سے محفوظ رکھتا ہے اور جو نہیں مانتے ان کی برائیوں نے ان کی سماعت متاثر کر دی ہے اور یہی نورِ قرآن ان کے لیے اندھے پن کا سبب بن گیا ہے۔ انہیں اس کی سمجھ ہی نہیں آرہی۔ عربوں کا محاورہ ہے کہ بات سمجھنے والے کو کہتے ہیں تو نے قریب سے سنا اور نہ سمجھنے والے کو کہتے تم بہت دور سے سنتے ہو۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۴۵ تا ۴۶ فمن اظلم ۲۴/۱۹

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ
فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ
لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ
مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اُس میں اختلاف کیا گیا اور
اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک بات پہلے نہ ٹھہر
چکی ہوتی تو اُن میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور یہ اس (قرآن) سے
شک میں اُلجھ رہے ہیں ﴿۴۵﴾

45. And We verily gave Moses the Scripture, but there hath been dispute concerning it; and but for a Word that had already gone forth from thy Lord, it would ere now have been judged between them; but lo! they are in hopeless doubt concerning it.

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَاۗءَ
فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾

جو نیک کام کریگا تو اپنے لئے اور جو بُرے کریگا تو اُن کا ضرر
اُسی کو ہوگا۔ اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنیوالا نہیں ﴿۴۶﴾

46. Whoso doth right it is for his soul, and whoso doth wrong it is against it. And thy Lord is not at all a tyrant to His slaves.

اسرار و معارف

ایسے ہی موسیٰ علیہ السّلام پر جب کتاب نازل ہوئی تھی تو یہی سلوک ان سے کیا گیا تھا کہ کسی نے مانا اور کسی نے محض اعتراضات کیے اور انکار کیا وہی سلوک آپ سے کر رہے ہیں کہ یہود اکثر اعتراضات دوسروں کو بھی سکھاتے تھے تو یہ کوئی نئی بات نہیں اگر یہ مقدر نہ کر دیا گیا ہوتا کہ عذاب و ثواب کا فیصلہ میدانِ حشر میں ہوگا تو انہیں ابھی فیصلہ سنا دیا جاتا کہ انہیں ان کی غلط فہمیاں چین نہیں لینے دیتیں بہرحال جو نیکی کرتا ہے وہ خود اس کے اپنے کام آئے گی اور جو بُرائی کرتا ہے وہ خود اس کا نتیجہ بھگت لے گا کہ تیرا پروردگار اپنے بندوں اور اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ کبھی زیادتی نہیں کرتا۔

رکوع نمبر ۶ — آیات ۴۷ تا ۵۰ — الیہ یرد ۲۵

اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ وَمَا تَخْرُجُ
مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَكْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ
مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ وَيَوْمَ
يُنَادِيْهِمْ اَيْنَ شُرَكَاۗءِيْ ۙ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ ۙ
مَا مِنَّا مِنْ شَهِيْدٍ ﴿۴۷﴾
وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ مِنْ
قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِيْصٍ ﴿۴۸﴾
لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَاۗءِ الْخَيْرِ ۡ
وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَـــُٔوْسٌ قَنُوْطٌ ﴿۴۹﴾
وَلَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ
ضَرَّاۗءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ ۙ وَمَآ
اَظُنُّ السَّاعَةَ قَاۗىِٕمَةً ۙ وَّلَىِٕنْ رُّجِعْتُ
اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى ۚ
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا ۡ
وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۵۰﴾

قیامت کے علم کا حوالہ اُسی کی طرف دیا جاتا ہے (یعنی قیامت کا علم اُسی کو ہے) اور نہ تو پھل گابھوں سے نکلتے ہیں اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی اور نہ جنتی ہے مگر اُسکے علم سے۔ اور جس دن وہ اُنکو پکاریگا (اور کہیگا) کہ میرے شریک کہاں ہیں؟ تو وہ کہیں گے کہ ہم تجھ سے عرض کرتے ہیں کہ ہم میں سے کسی کو اُن کی خبر ہی نہیں ﴿۴۷﴾
اور جن کو پہلے وہ (خدا کے سوا) پکارا کرتے تھے (سب) اُن سے غائب ہو جائینگے اور وہ یقین کر لیں گے کہ اُن کیلئے مخلصی نہیں ﴿۴۸﴾
انسان بھلائی کی دعائیں کرتا کرتا تو تھکتا نہیں اور اگر تکلیف پہنچ جاتی ہے تو ناامید ہو جاتا اور آس توڑ بیٹھتا ہے ﴿۴۹﴾
اور اگر تکلیف پہنچنے کے بعد ہم اُس کو اپنی رحمت کا مزہ چکھاتے ہیں تو کہتا ہے کہ یہ تو میرا حق تھا اور میں نہیں خیال کرتا کہ قیامت برپا ہو اور اگر (قیامت سچ مچ بھی ہو اور) میں اپنے پروردگار کی طرف لوٹایا بھی جاؤں تو میرے لئے اُسکے ہاں بھی خوشحالی ہے۔ پس کافر جو عمل کیا کرتے ہیں وہ ہم ضرور اُنکو جتائینگے اور اُن کو سخت عذاب کا مزہ چکھائیں گے ﴿۵۰﴾

47. Unto Him is referred (all) knowledge of the Hour. And no fruits burst forth from their sheaths, and no female carrieth or bringeth forth but with His knowledge. And on the day when He calleth unto them: Where are now My partners? they will say: We confess unto Thee, not one of us is a witness (for them).

48. And those to whom they used to cry of old have failed them, and they perceive they have no place of refuge.

49. Man tireth not of praying for good, and if ill toucheth him, then he is disheartened, desperate.

50. And verily, if We cause him to taste mercy after some hurt that hath touched him, he will say: This is my own; and I deem not that the Hour will ever rise, and if I am brought back to my Lord, I surely shall be better off with Him—But We verily shall tell those who disbelieve (all) that they did, and We verily shall make them taste hard punishment.

وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ﴿۵۱﴾

اور جب ہم انسان پر کرم کرتے ہیں تو منہ موڑ لیتا اور پہلو پھیر کر چل دیتا ہے اور جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں کرنے لگتا ہے ﴿۵۱﴾ ۲۵۸ ق

51. When We show favour unto man, he withdraweth and turneth aside, but when ill toucheth him then he aboundeth in prayer.

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۵۲﴾

کہو کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ (قرآن) خدا کی طرف سے ہو پھر تم اس سے انکار کرو تو اس سے بڑھ کر کون گمراہ ہے جو (حق کی) پرلے درجے کی مخالفت میں ہو ﴿۵۲﴾

52. Bethink you: If it is from Allah and ye reject it - who is further astray than one who is at open feud (with Allah)?

سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِى الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ۭ اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۵۳﴾

ہم عنقریب انکو اطراف (عالم) میں بھی اور خود انکی ذات میں بھی اپنی نشانیاں دکھائینگے یہانتک کہ ان پر ظاہر ہو جائیگا کہ (قرآن) حق ہے کیا تمکو یہ کافی نہیں کہ تمہارا پروردگار ہر چیز سے خبردار ہے ﴿۵۳﴾

53. We shall show them Our portents on the horizons and within themselves until it will be manifest unto them that it is th eTruth. Doth not thy Lord suffice, since He is Witness over all things?

اَلَآ اِنَّهُمْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ۭ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

دیکھو یہ اپنے پروردگار کے رو برو حاضر ہونے سے شک میں ہیں۔ سن رکھو کہ وہ ہر چیز پر احاطہ کئے ہوئے ہے ﴿۵۴﴾

54. How! Are they still in doubt about the meeting with their Lord? Lo! Is not He surrounding all things?

اسرار و معارف

اور یہ کہ قیامت کب ہوگی اور جزا و سزا کا فیصلہ ہونے کا وقت کونسا ہے اس کا علم اللہ کو زیب دیتا ہے انسان کے بس کی بات نہیں نہ انسان نے اس روز فیصلہ سنانا ہے جس کا کام ہے وہ جانتا ہے بلکہ دارِ دنیا میں بھی جو کام صرف اس کے کرنے کے ہیں یا اس کی قدرت سے ہو رہے ہیں۔ صرف وہی جانتا ہے اسے خبر ہے کہ کونسے درخت کے خوشے میں کیسا اور کتنا پھل ظاہر ہوگا اور جو کوئی حاملہ حمل سے رہتی ہے اس کے حمل کا حال اور جو کچھ پیدا کرتی ہے سب اس کے علم میں ہے۔

مادہ کے حمل کی خبر

اگر عہدِ جدیدہ میں مشین سے کسی حاملہ کے بارے جاننا ممکن ہے تو یہ علم الٰہی کے مقابل نہیں آتا کہ کسی ایک کے بارے اور وہ بھی اندازے سے جان لینا کہ نر ہے یا مادہ اور کہاں اس کے علم کی عظمت کہ ساری مخلوق میں جہاں کہیں کوئی درخت سبزہ کونپل پھوٹ رہی ہے اس کو خود بنا رہا ہے جہاں کہیں کسی مادہ کے پیٹ میں بچہ بن رہا ہے اس کا ایک ایک بال خود بنا رہا ہے تو یہ بات علم الٰہی پر اعتراض نہیں ہو سکتی اس کی قدرت کا کرشمہ اور وہ کیسا علیم اور

ایک عجیب واقعہ

کس طرح ہر شے کو پیدا کرتا اور رزق پہنچاتا یہ واقعہ بھی بتاتا ہے کہ راقم اپنی زمینوں پر

کنواں کھدوا رہا تھا جو تقریباً شروع سے ہی چٹانیں کاٹ کر کھودا جا رہا تھا۔ مزدور بارود سے چٹانیں اُڑاتے اور باہر نکالتے تھے۔ تقریباً ۸۰ اور ۹۰ فٹ کے درمیان ایک چھوٹا سا پتھر برآمد ہوا جسے توڑا گیا تو اس کے دو ٹکڑے بن گئے جن کے درمیان میں چونّی کے برابر گڑھا سا تھا اور اس میں ایک عام مکھی سے بڑی اور شہد کی مکھی سے چھوٹی مکھی نما مخلوق موجود تھی جو زندہ تھی چل پھر رہی تھی اور اُڑ سکتی تھی اور اکیلی تھی۔ کیسے پیدا ہوئی کہاں سے غذا پاتی رہی صرف اور صرف ربُّ العالمین سے۔ اور روزِ حشر جب مشرکین سے بھی کہا جائے گا کہ جن کو ہمارا شریک بناتے تھے انہیں بلاؤ کہ تمہاری مدد کریں تو کہہ اٹھیں گے اے اللہ ہم نے یہ عقیدہ ہی چھوڑ دیا ہے اور اب ہم ان کو مانتے ہی نہیں۔ مانیں گے کیا وہ سب باطل تھا جو نابود ہو گیا اور اب انہیں خبر ہو گئی کہ اب کسی حیلے بہانے سے یہ نہیں بچ سکتے جو آدمی دین سے بے بہرہ ہو اس کا لالچ ختم ہی نہیں ہوتا اور چیزیں لوٹتے لوٹتے تھکتا ہی نہیں اور سے اور طلب بڑھتی جا رہی ہے مگر جب کہیں ذرا رکاوٹ یا مصیبت آجائے تو پھر نا اُمیدی کے غاروں میں جا گرتا ہے کہ اللہ سے تعلق تو ہوتا نہیں کہ نعمت پہ شکر اور مصیبت پہ صبر نصیب ہوتا اور اگر مصیبت کے بعد راحت مل جائے یا زوال کے بعد اقتدار میں آجائے تو سب بھول جاتا ہے اور شکر کرنے کی بجائے کہتا ہے یہ میرا حق تھا مجھے ہی ملنا چاہیے تھا اور اسے خیال تک نہیں ہوتا کہ قیامت بھی سر پر کھڑی ہے اور کہتا ہے کہ اگر قیامت ہوئی بھی تو اپنے وہاں بھی مزے ہی ہوں گے، حالانکہ روزِ قیامت تو ہم کفار کو ان کی ایک ایک کرتوت یاد دلائیں گے اور انہیں بہت ہی غلیظ اور زبردست عذاب بھگتنا ہو گا۔ ایسے لوگوں پہ جب اللہ فراخی بھیجتے ہیں یا انہیں اقتدار و وقار نصیب ہوتا ہے تو اس کے احکام سے رُوگردانی کرتے ہیں اور پھر جب مصیبت آتی ہے تو بڑی بڑی لمبی چوڑی دعائیں کرتے ہیں۔ لمبی دعا کرنا اور الحاح و زاری سے کرنا محمود ہے اور اللہ کی رحمت مگر ایسے بدکاروں کے لیے جو نعمت کے وقت شکر نہ کریں

دُعا

اور کفر میں مبتلا رہیں وقتِ مصیبت بھی صرف مصیبت سے خلاصی مقصود ہو عظمتِ الٰہی کی بات دل میں نہ ہو یہ ایک گستاخی سمجھی جائے گی۔ فرما دیجیے کہ جب یہ کلام' یہ دین' یہ نظامِ حیات اللہ کی طرف سے ہے اور تم اس کا انکار کر رہے ہو تو پھر اس سے بڑی گمراہی اور کیا ہو سکتی ہے تم تو بہت ہی دور جا پڑے ہو۔ ہم نے تو اپنی عظمت کے نشان ارض و سماء میں رکھے اور ویسا ہی ایک چھوٹا جہاں ہر انسان کے وجود میں بنا دیا جس کی ہر ہر

نشانیاں

ادا عظمتِ الٰہی پہ دال ہے اگر تخلیقِ باری پہ غور کریں اور تلاش و جستجو کریں تب بھی خود انسانی

وجود اس کے اعضا و جوارح اور ان کی خصوصیات میں غور کریں تب بھی حاصلِ جستجو یہ ہے کہ اللہ ہی حق ہے اس کا کلام حق اس کا رسُول برحق ہے اور اللہ تو خود ان کے ہر حال پہ آگاہ ہے اس کی عظمت کہ وہ ہر شے کو ہر آن جانتا ہے ہاں ان لوگوں کو اپنے پالنے والے کی بارگاہ میں واپس حاضر ہونے میں شبہ ہے یہاں ربوبیّت کو دوبارہ پیدا کرنے کی دلیل ارشاد فرمایا ہے لیکن یہ جان لیں کہ اللہ ہر چیز پہ قادر ہے جیسے پہلے پیدا کر رہا ہے اور زندگی دے رہا ہے دوبارہ دینے پہ بھی قادر ہے زندہ کرے گا اور ضرور جواب طلبی ہوگی۔

بحمد اللہ سورہ حٰمٓ تمام ہوئی

۲ رمضان المبارک ۱۴۱۶ ھجری